مدیر کے نام

خلیل الرحمان 'لالہ موسیٰ

"اشارات" (مارچ ۹۶) پڑھے۔ مغرب جس کا سرخیل امریکہ ہے آج تحریک اسلامی کا حریف اول ہے۔ وہ تہذیبوں کے ٹکراؤ کا معرکہ ہماری سرزمین پر لڑنا چاہتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کی ایسی فکری تربیت کرنا ہوگی کہ وہ یورپ اور امریکہ میں اپنے روزگار اور معاش کے ساتھ ساتھ اسلام کے داعی' محبت' خیرخواہی اور للہیت کے پیکر بن جائیں۔ اب ہر کام متعین اہداف پر نظر رکھ کر کرنا ہو گا۔ یورپ میں انسانیت زیادہ دکھی ہے۔ اس کے زخموں پر ہمدردی کا مرہم رکھنے سے عوام الناس کے دل کے دروازے اسلام کے لیے کھلیں گے۔

الشیخ راحت گل 'پشاور

۶۰ سال پہلے (فروری ۹۶) کی موجودہ پرآشوب فضا میں کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس سے فائدہ کچھ نہیں' نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔ ترکی میں فری میسن کے رکن مصطفیٰ کمال کے انقلاب کے لیے دشمن یہودی جو فضا تیار کرنا چاہتا تھا اس کے لیے علما اور ترکی سلاطین کے خلاف اس قسم کے پروپیگنڈے کی اشد ضرورت تھی جو کامیاب رہی۔ اس وقت پاکستان میں لادینی منافقین کے ذریعے یہودی جو سازشیں کر رہے ہیں اس کے لیے علما اسلام کے خلاف مختلف محاذوں پر بڑی تیزی سے کام شروع کیا گیا ہے۔

لطافت الرحمن سعود آباد' ملیر' کراچی

ادب کے لیے کھڑے ہونا (فروری ۹۶) کے سلسلہ میں عرض ہے کہ احتراماً و محبتاً کھڑا ہونا مسنون مستحب اور موجب اجر و ثواب ہے اور خاص طور پر دینی' علمی طلبہ کا استاد کی آمد پر کھڑا ہونا تو اس عمل کا مرکزی کردار ہے۔ امام محی الدین نووی شارح مسلم کا فیصلہ یا فتویٰ اس بارے میں بالکل واضح ہے جو مقلدین مذاہب اور اہل حدیث حضرات سب کے لیے قابل عمل اور آپ کی توجہ کا مستحق ہے' (جلد ثانی' ص ۹۵)۔ اس جملہ سے کہ "امریکہ میں جہاں میں نے تعلیم حاصل کی ہے وہاں کوئی ایسی روایت نہ تھی' طلبہ بیٹھے رہتے ہیں" دکھ ہوا کیونکہ امریکہ کا نظام تعلیم تو ظاہر ہے کہ وہاں کے تمدن و تہذیب کا عکاس ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر اسلامی و علمی طلبہ کی جماعتوں کی طرف سے اساتذہ کے ادب و احترام میں امریکی نظام تعلیم کا حوالہ دینا میرے ناقص خیال میں مناسب نہیں ہے۔